”آج بھی ہو جو براہیمؑ کا ایماں پیدا“

ڈاکٹر سمیحہ راحیل قاضی

سورہ النساء

وَمَنْ اَحْسَنُ دِيْنًا مِّمَّنْ اَسْلَمَ وَجْهَهٗ لِلّٰـهِ
وَهُوَ مُحْسِنٌ وَّاتَّبَعَ مِلَّـةَ اِبْـرَاهِيْمَ حَنِيْفًا ۗ
وَاتَّخَذَ اللّـٰهُ اِبْـرَاهِيْمَ خَلِيْلًا (125)

اس شخص سے بہتر دین میں کون ہے جس نے اللہ کے حکم پر پیشانی رکھی اور وہ نیکی کرنے والا ہو گیا اور ابراہیم کے دین کی پیروی کی جو یکسو تھا، اور اللہ نے ابراہیم کو خاص دوست بنالیا ہے۔

سورة الصافات

آیت نمبر 83تا113

وانَّ مِنْ شِيْعَتِه لَاِبْـرَاهِـيْمَ (83)اِذْ جَآءَ رَبَّهٗ بِقَلْبٍ
سَلِيْمٍ (84) اِذْ قَالَ لِاَبِيْهِ وَقَوْمِه مَاذَا تَعْبُدُوْنَ (85) اَئِفْكًا اٰلِـهَةً
دُوْنَ اللّٰـهِ تُرِيْدُوْنَ (86) فَمَا ظَنُّكُمْ بِرَبِّ الْعَالَمِيْنَ (87) فَنَظَرَ
نَظْرَةً فِى النُّجُوْمِ (88) فَقَالَ اِنِّىْ سَقِيْمٌ (89) فَـتَوَلَّوْا عَنْهُ
مُدْبِـرِيْنَ (90) فَرَاغَ اِلٰى اٰلِـهَتِـهِـمْ فَقَالَ اَلَا تَاْكُلُوْنَ (91)مَا لَكُمْ
لَا تَنْطِقُوْنَ (92) فَرَاغَ عَلَيْـهِـمْ ضَرْبًا بِالْيَمِيْنِ (93)فَاَقْبَلُوٓا اِلَيْهِ
يَزِفُّوْنَ (94) قَالَ اَتَعْبُدُوْنَ مَا تَنْحِتُوْنَ (95)وَاللّٰـهُ خَلَقَكُمْ وَمَا
تَعْمَلُوْنَ (96)قَالُوْا ابْنُـوْا لَـهٗ بُنْيَانًا فَاَلْـقُوْهُ فِى
الْجَحِيْمِ (97)فَاَرَادُوْا بِهٖ كَيْدًا فَجَعَلْنَاهُـمُ الْاَسْفَلِيْنَ (98)
وَقَالَ اِنِّىْ ذَاهِبٌ اِلٰى رَبِّىْ سَيَـهْدِيْنِ (99) رَبِّ هَبْ لِـىْ مِنَ
الصَّالِحِيْنَ (100) فَبَشَّرْنَاهُ بِغُلَامٍ حَلِيْـمٍ (101)
فَلَمَّا بَلَـغَ مَعَهُ السَّعْىَ قَالَ يَا بُنَىَّ اِنِّـىٓ اَرٰى فِى الْمَنَامِ اَنِّـىٓ
اَذْبَحُكَ فَانْظُرْ مَاذَا تَـرٰى ۚ قَالَ يَآ اَبَتِ افْعَلْ مَا تُؤْمَرُ ۖ سَتَجِدُنِـىٓ
اِنْ شَآءَ اللّٰـهُ مِنَ الصَّابِـرِيْنَ (102)فَلَمَّآ اَسْلَمَا وَتَلَّـهٗ
لِلْجَبِيْنِ (103) روَنَادَيْنَاهُ اَنْ يَّـآ اِبْـرَاهِـيْمُ (104) قَدْ صَدَّقْتَ
الرُّؤْيَا ۚ اِنَّا كَذٰلِكَ نَجْزِى الْمُحْسِنِيْنَ (105)اِنَّ هٰذَا لَـهُوَ الْبَلَآءُ
الْمُبِيْنُ (106)وَفَدَيْنَاهُ بِذِبْـحٍ عَظِـيْمٍ (107)وَتَـرَكْنَا عَلَيْهِ فِى
الْاٰخِرِيْنَ (108)سَلَامٌ عَلٰى اِبْـرَاهِـيْمَ (109) كَذٰلِكَ نَجْزِى
الْمُحْسِنِيْنَ (110) اِنَّهٗ مِنْ عِبَادِنَا الْمُؤْمِنِيْنَ (111)وَبَشَّرْنَاهُ
بِاِسْحَاقَ نَبِيًّا مِّنَ الصَّالِحِيْنَ (112)وَبَارَكْنَا عَلَيْهِ وَعَلٰى اِسْحَاقَ ۚ
وَمِنْ ذُرِّيَّتِهِمَا مُحْسِنٌ وَّظَالِمٌ لِّنَفْسِهٖ مُبِيْنٌ (113)

اور نوحؑ ہی کے طریقے پر چلنے والا ابراہیمؑ تھا۔ جب وہ اپنے رب کے حضور قلب سلیم لے کر آیا۔ جب اُس نے اپنے باپ اور اپنی قوم سے کہا "یہ کیا چیزیں ہیں جن کی تم عبادت کر رہے ہو؟ کیا اللہ کو چھوڑ کر جھوٹ گھڑے ہوئے معبود چاہتے ہو؟ آخر اللہ ربّ العالمین کے بارے میں تمہارا کیا گمان ہے؟" پھر اس نے تاروں پر ایک نگاہ ڈالی اور کہا میری طبیعت خراب ہے۔ چنانچہ وہ لوگ اسے چھوڑ کر چلے گئے۔ اُن کے پیچھے وہ چپکے سے اُن کے معبودوں کے مندر میں گھس گیا اور بولا "آپ لوگ کھاتے کیوں نہیں ہیں؟ کیا ہو گیا، آپ لوگ بولتے بھی نہیں؟" اس کے بعد وہ اُن پر پل پڑا اور سیدھے ہاتھ سے خوب ضربیں لگائیں۔ (واپس آکر) وہ لوگ بھاگے بھاگے اس کے پاس آئے۔ اس نے کہا "کیا تم اپنی ہی تراشی ہوئی چیزوں کو پوجتے ہو؟ حالانکہ اللہ ہی نے تم کو بھی پیدا کیا ہے اور اُن چیزوں کو بھی جنہیں تم بناتے ہو" انہوں نے آپس میں کہا "اس کے لیے ایک الاؤ تیار کرو اور اسے دہکتی ہوئی آگ کے ڈھیر میں پھینک دو"۔ انہوں نے اس کے خلاف ایک کاروائی کرنی چاہی تھی، مگر ہم نے انہی کو نیچا دکھا دیا۔ ابراہیمؑ نے کہا "میں اپنے رب کی طرف جاتا ہوں، وہی میری رہنمائی کرے گا۔ اے پروردگار، مجھے ایک بیٹا عطا کر جو صالحوں میں سے ہو"۔ (اس دعا کے جواب میں) ہم نے اس کو ایک حلیم (بردبار) لڑکے کی بشارت دی وہ لڑکا جب اس کے ساتھ دوڑ دھوپ کرنے کی عمر کو پہنچ گیا تو (ایک روز) ابراہیمؑ نے اس سے کہا، "بیٹا، میں خواب میں دیکھتا ہوں کہ میں تجھے ذبح کر رہا ہوں، اب تو بتا، تیرا کیا خیال ہے؟" اُس نے کہا، "ابا جان، جو کچھ آپ کو حکم دیا جا رہا ہے اسے کر ڈالیے، آپ انشاءاللہ مجھے صابروں میں سے پائیں گے"۔ آخر کو جب اِن دونوں نے سرِ تسلیم خم کر دیا اور ابراہیمؑ نے بیٹے کو ماتھے کے بل گرا دیا اور ہم نے ندا دی کہ "اے ابراہیمؑ تو نے خواب سچ کر دکھایا ہم نیکی کرنے والوں کو ایسی ہی جزا دیتے ہیں یقیناً یہ ایک کھلی آزمائش تھی" اور ہم نے ایک بڑی قربانی فدیے میں دے کر اس بچے کو چھڑا لیا اور اس کی تعریف و توصیف ہمیشہ کے لیے بعد کی نسلوں میں چھوڑ دی۔ سلام ہے ابراہیمؑ پر ہم نیکی کرنے والوں کو ایسی ہی جزا دیتے ہیں یقیناً وہ ہمارے مومن بندوں میں سے تھا اور ہم نے اسے اسحاقؑ کی بشارت دی، ایک نبی صالحین میں سے اور اسے اور اسحاقؑ کو برکت دی اب ان دونوں کی ذریّت میں سے کوئی محسن ہے اور کوئی اپنے نفس پر صریح ظلم کرنے والا ہے۔

حضرت ابراہیمؑ کا فلسفہ قربانی

پہلی قربانی: انی اسلمت

اپنی قوم اور قبیلے سے الگ ہو گئے، شرک اور بت پرستی سے بیزار

دوسری قربانی:

ایک بت گر اور مندر کے بڑے پجاری کے بیٹے مگر سارے بت
توڑ دیئے، اس کی وجہ سے آگ کے الاؤ میں جلائے گئے
مگر آگ گلزار بن گئی۔

تیسری قربانی:

اپنے وطن سے جلاوطن ہو کر بھی ہر جگہ توحید کی دعوت۔
شام، فلسطین، مصر، حجاز کا سفر
اپنے ہر مفاد کو تج دیا

چوتھی قربانی: ذبح عظیم

جلاوطنی، بے سروسامانی میں اللہ نے بیٹا دیا، عزیز ترین
بیٹا، بڑھاپے کی محبوب اولاد،
مگر پہلی قربانیاں کافی نہیں سمجھی گئیں۔

عظیم آزمائش:

اسلام، ایمان اور اللہ کے ساتھ وفاداری کا آخری اور بڑا
ثبوت

اسی کے صلے میں اللہ نے انہیں دنیا کے انسانوں کا امام بنایا
اور اپنی دوستی کے مرتبے پر سرفراز کیا۔

حضرت ابراہیمؑ کا کردار

حنیفِ مسلم

خاندان کا ادارہ

شیطان کو کنکریاں مارنا

لبیک کا ترانہ

Parenting

قربانی کا فلسفہ

ہم آج کے دور میں ان کو کیسے اپنی زندگی میں
Implement کریں؟؟

حضرت ابراہیم علیہ السلام کے اوصافِ حسنہ

(1)حنیفیت

(2)اسلام (اطاعت الٰہی)

(3)انابت واستغفار

(4)شکر گزاری

(5)دعا

(6)عبادت گزاری

(7)والدین کے ساتھ حسن سلوک

(8)مہمان نوازی

(9)حلم وبردباری

(10)صداقت شعاری

سورہ ابراہیمؑ میں حضرت ابراہیمؑ کی دعا کی روشنی میں
Successful and strong Family
کی تعمیر کی الہامی ترتیب۔

سورہ ابراہیم آیت نمبر 35تا41

وَاِذْ قَالَ اِبْـرَاهِيْـمُ رَبِّ اجْعَلْ هٰذَا الْبَلَـدَ اٰمِنًا وَّاجْنُـبْنِىْ
وَبَنِىَّ اَنْ نَّعْبُدَ الْاَصْنَامَ (35) رَبِّ اِنَّـهُنَّ اَضْلَلْنَ كَثِيْرًا
مِّنَ النَّاسِ ۖ فَمَنْ تَبِعَنِىْ فَاِنَّهٝ مِنِّىْ ۖ وَمَنْ عَصَانِىْ فَاِنَّكَ
غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ (36) رَّبَّنَآ اِنِّـىٓ اَسْكَنْتُ مِنْ ذُرِّيَّتِىْ بِوَادٍ
غَيْـرِ ذِىْ زَرْعٍ عِنْدَ بَيْتِكَ الْمُحَرَّمِ ۙ رَبَّنَا لِيُـقِيْمُوا الصَّلَاةَ
فَاجْعَلْ اَفْئِدَةً مِّنَ النَّاسِ تَـهْوِىٓ اِلَيْـهِـمْ وَارْزُقْهُـمْ مِّنَ
الثَّمَرَاتِ لَعَلَّـهُـمْ يَشْكُـرُوْنَ (37)رَبَّنَـآ اِنَّكَ تَعْلَمُ مَا نُخْفِىْ
وَمَا نُـعْلِنُ ۗ وَمَا يَخْفٰى عَلَى اللّـٰهِ مِنْ شَىْءٍ فِى الْاَرْضِ
وَلَا فِى السَّمَآءِ (38) اَلْحَـمْدُ لِلّـٰهِ الَّـذِىْ وَهَبَ لِـىْ عَلَى
الْكِبَـرِ اِسْمَاعِيْلَ وَاِسْحَاقَ ۚ اِنَّ رَبِّىْ لَسَمِيْعُ
الـدُّعَآءِ (39)رَبِّ اجْعَلْنِىْ مُقِيْمَ الصَّلَاةِ وَمِنْ ذُرِّيَّتِىْ ۚ
رَبَّنَا وَتَقَبَّلْ دُعَآءِ (40)رَبَّنَا اغْفِرْ لِىْ وَلِوَالِـدَىَّ
وَلِلْمُؤْمِنِيْنَ يَوْمَ يَقُوْمُ الْحِسَابُ (41)

یاد کرو وہ وقت جب ابراہیمؑ نے دعا کی تھی کہ "پروردگار، اِس شہر کو امن کا شہر بنا اور مجھے اور میری اولاد کو بت پرستی سے بچا۔ پروردگار، اِن بتوں نے بہتوں کو گمراہی میں ڈالا ہے (ممکن ہے کہ میری اولاد کو بھی یہ گمراہ کردیں، لہٰذا اُن میں سے) جو میرے طریقے پر چلے وہ میرا ہے اور جو میرے خلاف طریقہ اختیار کرے تو یقیناً تو درگزر کرنے والا مہربان ہے۔ پروردگار، میں نے ایک بے آب و گیاہ وادی میں اپنی اولاد کے ایک حصے کو تیرے محترم گھر کے پاس لا بسایا ہے پروردگار، یہ میں نے اس لیے کیا ہے کہ یہ لوگ یہاں نماز قائم کریں، لہٰذا تو لوگوں کے دلوں کو اِن کا مشتاق بنا اور انہیں کھانے کو پھل دے، شاید کہ یہ شکر گزار بنیں۔ پروردگار، تو جانتا ہے جو کچھ ہم چھپاتے ہیں اور جو کچھ ظاہر کرتے ہیں" اور واقعی اللہ سے کچھ بھی چھپا ہوا نہیں ہے، نہ زمین میں نہ آسمانوں میں۔ 'شکر ہے اُس خدا کا جس نے مجھے اِس بڑھاپے میں اسماعیلؑ اور اسحاقؑ جیسے بیٹے دیے، حقیقت یہ ہے کہ میرا رب ضرور دعا سنتا ہے۔ اے میرے پروردگار، مجھے نماز قائم کرنے والا بنا اور میری اولاد سے بھی (ایسے لوگ اٹھا جو یہ کام کریں) پروردگار، میری دعا قبول کر۔ پروردگار، مجھے اور میرے والدین کو اور سب ایمان لانے والوں کو اُس دن معاف کردیجیو جبکہ حساب قائم ہوگا"

➢ Family

سکون اور پیار محبت کا گھوارہ

➢ Spiritual Needs

ایمان، عقائد، فکر، نفع مند علم کی تحصیل، اخلاق، کردار،
مقصد حیات کی تکمیل کا بندوبست

➢ Emotional and Psychological Needs

کھانا پینا، رہن سہن، تعلیم، سوشلائزنگ، ڈسپلن،
محنت، سخت کوشی، ہنر اور فنون

➢ Physical Needs

تعلق، قربت، اعتماد، حسن ظن، قربانی،، دوسرے کو اہمیت دینا،
میٹھی زبان، مسکراہٹ
کا انتظام، اہتمام بڑے پیمانے پر

والفجر۔ ولیالٍ عشر

برکت والے قیمتی دس دن اور ہمارے کرنے والے کام

حدیث نمبر ۵۴۴۶ مسند احمد

عبداللہ ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ
حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

”کوئی بھی دن ان دس دنوں سے زیادہ بابرکت نہیں اور نہ ہی کسی دن کا عمل اللہ تعالیٰ کو ان دس دنوں کے عمل سے زیادہ محبوب ہے پس تم ان دنوں میں کثرت سے **لا الہ الا اللہ** اور **الحمد اللہ** کہو۔“

بخاری کی حدیث نمبر ۹۹۶۹

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا: ان دنوں کی عبادت اللہ تعالیٰ
کو باقی دنوں سے زیادہ پسند
ہے، محبوب ہے۔

کسی نے پوچھا جہاد سے بھی افضل؟
فرمایا جہاد سے بھی افضل ہے۔

بہترین دس دن ہماری زندگی میں
آئے ہیں

لبیک اللھم لبیک ۔

نبی مہرباں سراپا شفقت ورحمت
حضرت محمد ﷺ نے فرمایا:
"افضل ایام الدنیا ایام
العشر"
ترجمہ: "دنیا کے ایام میں سب سے
افضل دن (ذوالحجہ کے) دس دن ہیں"

1۔روزہ رکھنا

جو شخص ایک روزہ رکھتا ہے۔وہ جہنم سے ستر میل دور کر دیا جاتا ہے اور جہنم اور اس کے درمیان خندق کھود دی جاتی ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم ان دنوں میں روزہ رکھتے تھے۔

2۔ذکر

فاذ کرونی اذکرکم

الا بذکر اللہ تطمن القلوب سورہ الرعد

جب دنیا سے رخصت ہو تو تمہاری زبان اللہ کے ذکر سے تر ہو

وَالذَّاكِرِيْنَ اللّٰهَ كَثِيْرًا وَّالذَّاكِرَاتِ اَعَدَّ اللّٰهُ لَهُمْ مَّغْفِرَةً وَّاَجْرًا عَظِيْمًا

اللہ کو بہت یاد کرنے والے مردوں اور بہت یاد کرنے والی عورتوں کے لیے بخشش اور بڑا اجر تیار کیا ہے۔

3۔فرض نماز کے علاوہ نفل نماز

ابوداؤد ۸۶۴

قیامت والے دن سب سے پہلے نماز کا حساب ہو گا
اگر فرض نماز میں کمی ہو گئی ہو تو نفل سے کمی پوری کی جائے گی۔
نوافل اللہ سے محبت کا اظہار ہے

4۔استغفار، استغفر اللہ، سبحان اللہ و بحمدہ سبحان اللہ العظیم
،لاالہ الاانت سبحانک انی کنت من الظالمین

مسلم ۴۸۴

خوشخبری ہے اس کے لئے جس کے اعمال نامے میں
کثرت سے استغفار ہو۔

5۔توبہ

سورہ التحریم آیت نمبر ۸

تُوْبُوْٓا اِلَى اللّٰهِ تَوْبَةً نَّصُوْحًا ۭ

اللہ کے سامنے خالص توبہ کرو، کچھ بعید نہیں کہ تمہارا رب تم سے
تمہارے گناہ دور کردے

6۔ صدقہ

۲۶۱۶ ترمذی

صدقہ بیماری اور پریشانی سے بہترین نجات ہے

7۔ تلاوتِ قرآن

رواه البخاري 116

عَنْ عُثْمَانَ رضي الله عنه، عَنِ النَّبِيِّ صلى الله عليه وآله وسلم، قَالَ: خَيْرُكُم مَنْ تَعَلَّمَ الْقُرْآنَ وَعَلَّمَهُ. وفي رواية عنه: قَالَ النَّبِيُّ صلى الله عليه وآله وسلم: إِنَّ أَفْضَلَكُمْ مَنْ تَعَلَّمَ الْقُرآنَ وَعَلَّمَهُ. .

”حضرت عثمان (بن عفان) رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: تم میں سے بہتر وہ شخص ہے جو قرآن (پڑھنا اور اس کے رموز و اَسرار اور مسائل) سیکھے اور سکھائے۔“ اور ایک روایت میں ان ہی سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: بے شک تم میں سے افضل شخص وہ ہے جو قرآن سیکھے اور سکھائے۔“

قرآن شفاعت اور سفارش ہے

8۔دعا

وَ قَالَ رَبُّكُمُ ادْعُوْنِیْۤ اَسْتَجِبْ لَكُمْؕ-اِنَّ الَّذِیْنَ یَسْتَكْبِرُوْنَ عَنْ عِبَادَتِیْ سَیَدْخُلُوْنَ جَهَنَّمَ دٰخِرِیْنَ۠(۶۰)

اور تمہارے رب نے فرمایا مجھ سے دعا کرو میں تمہاری دعا قبول کروں گا بیشک وہ جو میری عبادت سے تکبر کرتے ہیں عنقریب ذلیل ہو کر جہنم میں جائیں گے۔

9۔مریض کی عیادت

ستر ہزار فرشتے دعا کرتے ہیں۔

10۔درود شریف کا ورد

اِنَّ اللّٰهَ وَ مَلٰٓىٕكَتَهٗ یُصَلُّوْنَ عَلَى النَّبِیِّؕ-یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَیْهِ وَ سَلِّمُوْا تَسْلِیْمًا(۵۶)

بیشک اللہ اور اس کے فرشتے نبی پر درود بھیجتے ہیں۔اے ایمان والو! ان پر درود اور خوب سلام بھیجو۔

11۔لوگوں کی مدد کرنا

جو بندہ کا غم دور کرتا ہے۔اللہ قیامت کے دن اس کے غم دور کرے گا۔

12۔قربانی کرنا

عید کے تینوں دن ایام تشریق میں قربانی کرنے سے زیادہ افضل عمل کوئی نہیں

13۔ تکبیرات کہنا

اللہ أکبرُ ،اللہ أکبر ، اللہُ أکبرُ لا اِلہَ اِلَّا اللہ، اللہ أکبرُ و اللہ أکبرُ ، و للہِ الحَمدُ ،

اللَّهُ أَكْبَرُ كَبِيرًا وَالْحَمْدُ لِلَّهِ كَثِيرًا وَسُبْحَانَ اللَّهِ بُكْرَةً وَأَصِيلًا

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے،
انہوں نے کہا: ایک دفعہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم کے ساتھ نماز پڑھ رہے تھے کہ لوگوں میں
سے ایک آدمی نے کہا: الله اكبر كبيرا ،
والحمد لله كثيرا ، وسبحان الله بكرة
واصيلا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا:
فلاں فلاں کلمہ کہنے والا کون ہے؟لوگوں میں سے
ایک آدمی نے کہا: اللہ کے رسول! میں ہوں،
آپ نے فرمایا: ' مجھے ان پر بہت حیرت ہوئی،ان
کے لیے آسمان کے دروازے کھول دیے گئے۔
ابن عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: میں نے جب سے
آپ سے یہ بات سنی،اس کے بعد سے ان کلمات کو
کبھی ترک نہیں کیا۔
(صحیح مسلم حدیث نمبر۱۳۵۸)

حج وفا کی داستان

اسری غوری

کیسا تھا یہ خاندان۔۔۔۔

کیسی مٹی سے گندھے تھے یہ نفوس۔۔۔

جی چاہا ان پہاڑوں سے پوچھوں کہ تم تو چشم دید گواہ ہو کچھ تو بتاو مجھے اس صبر استقامت اس ایمان اس محبت باللہ کی داستاں۔۔۔

کچھ تو سناؤ۔۔۔۔

ایسا لگا جیسے پہاڑوں نے میری صدا سن لی تھی جیسے وہ بولنے لگے تھے۔۔۔۔

حج حج پکارنے والو کچھ خبر بھی ہے کہ حج وفاداروں کی وفا کی (سالگرہ) سنت ہے کیوں ہر سال رب لاکھوں لوگون سے یہ سنت دہرواتا ہے؟؟

کیون بھلا؟؟

کچھ تو سوچو۔۔

حج وفا سکھاتا ہے وفا۔۔۔

لا کا صحیح مفہوم بتاتا ہے

وہی لا جو تم سینکڑوں ہزاروں بار زباں سے دہراتے ہو۔۔ تسبیح پر تسبیح پھیرتے ہو کچھ سمجھے بھی کبھی کہ یہ لا کیا مانگتا ہے۔۔۔؟؟

ارے اسکی تشریح ہے۔۔۔حج۔۔۔لا نہیں ہے کوئی بھی الہ۔۔۔الا اللہ سوائے اللہ کے

اسی کے ہو جاو اسی کا ہو جانے میں نجات ہے۔۔۔۔۔۔

پہاڑوں کی صدائیں سنتے رمی کرتے قدم رک رک جاتے

وہ نقش پا اسماعیل ڈھونڈھنے لگتے جہاں جہاں سے اسماعیل گزرے۔۔۔۔

دل سے تڑپتی دعائیں نکلتی رہیں۔۔۔۔

یا ربی ہمیں حاجرہ جیسی مائیں عطا فرما

ابراہیم جیسے باپ اور اسماعیل جیسی اولاد عطا فرما

ہماری نسلوں کو بھی اپنی ایسی محبت دے دیجیے ایسا تعلق باللہ ایسی استقامت۔۔

یارب! کہیں تو دلوں پر ایمان کے چھینٹے پڑ جائیں۔۔

کچھ تو لے کر لوٹوں۔۔۔

ایماں، ایقان، محبت اور وفا دامن میں بھر کر لوٹوں

کچھ تو صدقہ اس خاندان کی قربانیوں کا نصیب ہو۔۔۔۔۔۔

کچھ تو مفہوم " لا " کا سمجھ کر لوٹیں

کچھ تو وفا سیکھ کر لوٹیں۔۔۔

کچھ تو تیرے ہو کر لوٹیں

حج عشق کی داستان

جی چاہتا ہے۔۔ لیلی مجنوں، شیریں فرہاد، سسی پنوں، سوہنی ماہیہ وال کو محبتوں کا استعارہ بنانے والوں کو طواف کعبہ پر عاشقوں کی دیوانہ وار محبت دکھاؤں

سعی کی دوڑ لگواوں

عرفات کے میدان کا جم غفیر دکھاؤں
منی کی خیمہ بستی دکھاؤں
مزدلفہ مین نیلے آسمان تلے پتھروں سڑکوں ٹیلوں فٹ پاتھوں پر بے خبر سکینت بھرے چہرے لیے وہ امیر زادے اور امیر زادیاں دکھاؤں کہ سخت گرمی میں ٹھنڈے یخ کمروں میں جن کے نرم بستروں کی بیڈ شیٹ اک سے دوسرے دن نہ بدلی جاے تو وہ اس پر سوتے نہیں۔
جمرات پر اس شیطان سے نفرت کے انداز دکھاؤں (جو رب کی محبت ہی میں ہوتی ہے)
اور کہوں آؤ بتاؤں تمہیں کہ محبت کس کو کہتے ہیں۔
ہزاروں برس پہلے اک خاندان محبتوں کی داستاں جو رقم کر گیا

ارے کسی کو گر محبت کا استعارہ ہی بنانا ہے تو خاندان ابراہیم کو بناؤ۔

جس کی محبتوں کی یاد رب قیامت تک زندہ رکھے گا اور جس کی یاد میں دنیا کی سب سے بڑی خیمہ بستی لاکھوں لوگوں کو اپنے اندر محبت سے سمو لیتی۔

وہ بستی کہ جس کو ہر سال دنیا کے کونے کونے سے اپنے اپنے گھروں کو بھلائے لاکھوں لوگ پانچ دنوں کے لیے دل و جاں سے بساتے ہیں۔

سبحان اللہ ! ہر ذرے سے آواز آتی ہے۔

(ابراہیم تو وہ جس نے وفا کا حق ادا کر دیا)

آج ڈھلتے سورج کے ساتھ اختتام پذیر خوبصورت دن

ڈوبتا سورج، دل کی عجیب کیفیات اور ناقابل بیان احساسات۔

23 اگست 2018

حج وفا کی سنت

طواف حرم سے سعی اور منی سے جمرات تک

چپہ چپہ پر ابراہیم علیہ السلام کی وفا

کہ جس کی گواہی رب اعلیٰ نے یوں دی

(ابراہیم تو وہ جس نے وفا کا حق ادا کر دیا)

حاجرہ رضہ کا ایمان اور توکل باللہ۔

اور ننھے اسماعیل علیہ السلام کی ثابت قدمی کی داستاں رقم ہیں انکے قدموں کے نشاں ثبت ہیں۔

اس سرزمین کا ذرہ ذرہ

اک اک پہاڑ خانداں ابراہیم کی قربانیوں کا گواہ ہے۔

ابراہیم وفادار ٹھہرے مگر۔

لمحہ بھر کو رک سوچیں تو سہی کیا۔

ام حسبتم ان تد خلوا الجنتہ۔

کیا یہ وفا کا انعام یونہی مل گیا۔

رب کو پانے کی جستجو سے لیکر آگ میں ڈالے جانے تک

باپ اور اہل خاندان کو چھوڑنے سے ملک بدر کر دینے تک

اور شیر خوار ننھے اسماعیل اور جوان بیوی کو مکہ کی سنگ لاخ چٹانوں کے درمیان چھوڑے جانے سے لیکر اسماعیل کی گردن پر چھری پھیرنے تک

وفاؤں کے کڑے سے کڑے امتحان ہیں جن سے کہیں بھی ڈگمگائے بغیر ثابت قدمی سے گزر کر ہی خلیل اللہ کا لقب پایا۔

حاجرہؑ

توکل باللہ کی اس سے بڑی کوئی مثال نہیں ملتی۔

ابراہیم جب بیوی اور بچہ کو لیے مکہ کی وادی میں پہنچے بیوی بچے کو اتارا کسی محفوظ جگہ کو تلاش کیا ہوگا مگر جب خود لوٹے تو حاجرہ پیچھے دوڑیں۔

ابراہیم ابراہیم کہاں چلے۔

ہمیں یہاں تنہا چھوڑ کر کہاں چلے؟؟

ابراہیم میں بیوی کے سوالوں کے جواب دینے کی سکت نہیں چلتے جارہے ہے حاجرہ اپنے سوالوں کا جواب نہ پاکر اپنے وفا کے پیکر شوہر کے اس اقدام کا آپ ہی جواز تلاش کررہی۔ یک دم بولیں۔

ابراہیم کیا آپ کو اللہ نے ایسا کرنے کا حکم دیا ہے ؟

ابراہیم بنا پلٹے گردن ہلا کر اقرار کررہے۔

اور اس اقرار نے کیسی سکینت بھر دی اس لڑکی میں۔

بے قرار قدم وہیں ٹھر گئے۔

تنہا اک لڑکی اپنے شیر خوار کیساتھ اجاڑ بے آب وگیاں وادی میں اپنے رب کے حکم کے آگے سر تسلیم خم کرکے جب کہتی ہے

(اللہ ہمیں ضائع نہیں کرے گا)

تو رب اپنی اس بندی کے قول کو ساری دنیا کے مردوں سے پورا کرواتا اور بتاتا کہ وہ واقعی وفاؤں کو کبھی ضائع نہیں کیا کرتا وہ رب تو سب سے بڑھ وفا نبھانے والا۔

آہ! رب نے کیسا بھرم رکھا اس لڑکی کے بولوں کا۔۔۔

ابراہیم لوٹ گئے اور حاجرہ ننھے اسماعیل کو لیے چھاتی سے چمٹائے نجانے کتنے پل اپنی جگہ سے ہل بھی نا پائی ہو نگی مگر جب چھاتیاں خشک ہوئی ہو نگی اور اسماعیل کے پیٹ میں کچھ نہ اتر رہا ہو گا تو بیٹے کو لٹا کر صفا کی چوٹی سے مروا کی چوٹی تک کسی گزرنے والے قافلے مسافر یا پانی کی تلاش میں دوڑی صفا سے اتری تو گھاٹی درمیاں ہے

ننھا اسماعیل آنکھوں سے اوجھل ہو گیا

تو بے کلی میں وہ گھاٹی دوڑ کر پار کر رہی ہیں

اک نہیں دو نہیں پورے سات چکر اسی بے کلی میں۔

اور پھر جو لوٹی تو دیکھا اک چشمہ ہے جو ننھے اسماعیل کی ایڑیوں سے پھوٹ پڑا۔

اللہ اکبر۔۔۔بے ساختہ کہا زمزم۔۔رک جا۔۔

قیامت تک آنے والوں اور " والیوں " کو کیسا سبق سکھا گئیں آپ بی بی حاجرہ کہ۔

جب توکل باللہ کے زادراہ کیساتھ
یقین کے پہاڑوں کی بلندیوں پر چڑھ کر

صبر کی گھاٹیوں سے دوڑتے ہیں تب۔۔۔۔

تب کہیں جا کر سنگ لاخ چٹانوں سے بھی زمزم پھوٹ جایا کرتے ہیں۔۔۔

سوچتی آج جب کہ دنیا کہ بہترین سنگ مرمر، اعلی ترین ائیر کنڈیشن، خوبصورت ترین بتیاں اور اک ہجوم اس جگہ سے گرز رہا ہوتا تب بھی لوگ گواہ ہیں کہ اکثریت کا یہ جملہ ہوتا کہ

طواف ہو جاتا پر سعی بہت مشکل ہے

مگر رکیے ذرا لمحہ بھر کو تصور تو کیجیے

اس اندھیرے کا۔۔۔

اس بیاباں کا۔۔۔۔

اس وحشت اور ہو کے عالم کا۔۔

اس تنہائی کا۔۔۔

اور اس بھوک پیاس کا۔۔۔۔۔

جب جب ہری بتیوں کے درمیان مردوں کو بھاگتے دیکھتی ہوں تو اپنے "
عورت" ہونے پر فخر ہونے لگتا ہے کیسے میرے رب نے اک عورت کی
سنت کو مردوں سے پورا کروایا

ان بھاگنے والوں مین وہ مرد بھی ہونگے جو عورت کو جوتی کی نوک پر دھرتے
ہونگے

وہ مرد بھی ہونگے جو عورت کو کھلونا سمجھتے ہونگے

وہ بھی جو عورت کو بس اک وقتی ضرورت سمجھتے ہونگے۔۔۔۔

وہ بھی جو عورت کی عزت نفس کو پیروں تلے کچل کر گردنوں میں سریا
رکھتے ہونگے۔۔۔

جب ہری بتیوں سے بھاگتے ہوئے گزرتے ہونگے تو پتا لگتا ہوگا کہ عورت "
شہ" کیا ہے۔۔۔۔۔

ہاں وہ بھی مرد ہونگے جو عورت کی عزت اور قدر اور محبت کرتے ہونگے ان
کی نگاہ میں عورت کی قدر و منزلت اور بھی بڑھ جاتی ہوگی۔۔۔۔

کتنا سچا ہے نا رب کا وعدہ

اعمال کی جزا میں عورت مرد کی کوئی تفریق نہیں اس کی نگاہ میں سب برابر ہیں اپنے رب سے وفا اک عورت کو بھی کتنے بلند مقام تک پہنچادیتی ہے اور وہ اپنے رب کی کتنی پیاری ہو جاتی۔۔۔

کہ وہ اس کی سعی کو رہتی دنیا تک قایم رکھتا۔۔۔

جب جب سعی سے گزرتی تو حاجرہ جیسا توکل مانگتی تڑپ اٹھتی یارب کوئی تو میرا بھی قدم ان کے قدموں کے نشانوں پر رکھوادینا یاربی میری بھی محبتوں میں وہ اخلاص وہ ایقان وہ ایمان کی حلاوت دے دینا۔۔۔

رمی کو جاتے ہوئے اسماعیل کی ثابت قدمی کے نشانوں میں بھی حاجرہ رضہ کی تربیت دکھائی دیتی ہے باپ کے بغیر بیٹے کی کیسی تربیت کی کہ اس ننھی سی عمر میں کہ جب اپنا بھی صحیح سے شعور نہیں ہوتا اللہ کا ایسا تعارف ایسی محبت اور ایسا ایمان اپنے دودھ کے ساتھ بیٹے کی رگوں میں منتقل کیا کہ جب اس ننھی جان سے وہ قربانی مانگی گئی جو بڑے بڑوں کو ہلا ڈالے تو ماں کے دودھ میں اترے اس توکل اور ایمان باللہ نے ایسا ثابت قدم رکھا اور ذرا بھی تامل نہ کرنے دیا اور باپ کیساتھ نکل کھڑے ہوئے(ابا جان آپ مجھے صابروں میں سے پائیں گے)

فلک نے کب اس سے پہلے ایسی قربانی کا منظر دیکھا تھا کہ اک تنہا پرورش کرنے والی ماں خود اپنے ہی ہاتھوں اپنے جگر گوشے قربانی کیلیے پیش کر رہی تو

بوڑھا باریش باپ اپنے بڑھاپے کے سہارے کو اوندھے منہ لٹائے بنا لرزے ہاتھ مین چھری اور عزیز جان ٹکڑے کے گلے پر رکھے ہوئے تو۔۔۔

بیٹا قربانی صبر اور استقامت کی انتہاؤں کو شرماتے ہوئے آنکھوں پر پٹی باندھے زمین پر لیٹا ہے

اک اک کو روک رہا ہے شیطان۔۔۔

سب سے پہلے اسماعیل کو زندگی کی قیمت بتا رہا ہے زندگی تو اک ہی بار ملتی یے کیا کرنے جا رہے ہو ننھے ابھی دیکھا ہی کیا ہے لوٹ جاؤ۔۔۔ مگر یہ کیا جواب میں ننھے اسماعیل سے پتھر کھا رہا ہے اور پتھر کا ہو گیا۔۔۔

آگے چلی تو یہاں پھر اک اور شیطان ہے اور وہ حاجرہ مین مامتا جگا رہا کیسی کرم جلی ہے اپنے ہاتھوں اپنے تنہا جگر گوشے کو ذبح کروانے چلی ہے ہوش میں آ کیسی ماں ہے۔۔۔۔ مگر ابھی بات بھی پوری نا کر پایا تھا کہ حاجرہ نے پتھر مارے اور آگے بڑھ گئی۔۔۔

وہ بھی پتھر کا ہوا

مگر وہ شیطان ہی کیا جو باز آجاے۔۔۔

اب اگلا بڑا شیطان ابراہیم کے پاس پہنچا بولا۔۔۔۔ارے برسوں نہ پوچھا بیٹے کو اب آئے تو بیٹا ہی ذبح کرنے پر تل گئے ہو کیسے سنگ دل باپ ہو رک جاو لوٹ جاؤ بیٹے سے بڑھ کر کون ہے بھلا۔۔۔

مگر ابراہیم نے پتھروں سے جواب دیا اسکو بھی پتھر کا کیا۔۔۔اور آگے بڑھ گئے

بیٹا زمین پر اوندھا پڑا ہے چھری گردن پر ہے ماں آنکھیں موندھے دم سادھے کھڑی کہ کب زمین جگر گوشے کے لہو سے بھر جاے۔۔۔۔۔

ندا آتی۔۔۔۔ابراہیم کا خاندان آزمایش پر پورا اترا۔۔

اور اللہ نے جنت سے دنبہ بھیجا کہ میرے اسماعیل کی گردن کے بدلے یہ دنبہ فدیے میں ہماری طرف سے ہے۔۔۔۔

اسے قربان کرو۔۔۔۔۔

22اگست 2018

الله أكبرُ ،الله أكبر ، اللّهُ
أكبرُ لا إِلـهَ إِلَّا اللّه، و
الله أكبرُ ، الله أكبرُ و
للّهِ الحَمدُ ،
اللَّهُ أَكْبَرُ كَبِيرًا وَالْحَمْدُ
لِلَّهِ كَثِيرًا وَسُبْحَانَ اللَّهِ
بُكْرَةً وَأَصِيلًا

جَزَاكُمُ اللَّهُ خَيْراً